السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام احمد(بن حنبل) رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے خواب میں رب العالمین کو دیکھا تو پوچھا : کون سی عبادت سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ اللہ نے مجھے فرمایا : تلاوت قرآن ۔ (دیکھئے امین الفتاویٰ بزبان پشتو 1/9 بحوالہ حاشیہ شرح العقائد ص 60)

کیا یہ روایت صحیح ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جھوٹی روایت ہے۔ (دیکھئے میری کتاب آل دیوبند کے تین سو جھوٹ ص 158)

شرح عقائد نسفیہ اور حاشیہ شرح عقائد دونوں بے سند اور بے کار کتابیں ہیں، لہٰذا ایسی بے سند اور بے کار کتابوں کا حوالہ فضول ہوتا ہے۔

شرح عقائد نفسیہ (جس نے صحیح عقائد کو ہوا میں اُڑانے کی کوشش کی) پر رد کے لیے شیخ شمس الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ کی بہترین کتاب الماتریدیہ کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ ابو الحسن احمد بن محمد(بن الحسن بن یعقوب) بن مقسم (المقری العطار) سے روایت ہے کہ :

"قال عبدالعزيز بن احمد النهاوندي : سمعت عبد الله بن احمد بن حنبل قال : سمعت ابي يقول : رايت رب العزة عزوجل فى المنام، فقلت : يارب ما افضل ماتقرب به المتقربون اليک؟ فقال : كلامي يا احمد، قال : قلت : يارب بفهم او بغير فهم؟ قال : بفهم وغير فهم " (مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص 434 باب 91)

اسے بعض اختلاف کے ساتھ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مسند روایت کیا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء 11/347)

اس سند کا بنیادی راوی احمد بن محمد بن مقسم سخت مجروح ہے۔

خطیب بغدادی نے فرمایا :

"وکان یظہر النسک والصلاح، ولم یکن فی الحدیث ثقۃ"

"وہ زہد اور پرہیز گاری ظاہر کرتا تھا، اور وہ حدیث میں ثقہ نہیں تھا"

(حمزہ بن یوسف السہمی اور دار قطنی وغیرہما نے اس پر جرح کی ہے۔ ابو نعیم الاصبہانی نے اسے "لین الحدیث" کہا اور امام ابو القاسم الازہری نے فرمایا "کان کذابا" (تاریخ بغداد 4/429 ت 2328

ابن مقسم کے استاد عبدالعزیز النہاوندی کی توثیق نہیں ملی۔

حافظ ابن الجزری کی روایت میں ابن مقسم اور عبدالعزیز بن محمد (!) النہاوندی کے درمیان ابو بکر الرازی (؟) کا واسطہ موجود ہے۔ (دیکھئے النشر فی القراءات العشر 41

اور یہ الرازی بھی مجہول ہے۔ خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا روایت موضوع ہے۔

تنبیہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو خواب میں دیکھا۔ (دیکھئے سنن الترمذی 3235 وقال "ھذا حدیث حسن صحیح" وقال البخاری : "ھذا حدیث صحیح" مسند احمد 5/243) یہ حدیث حسن ہے۔ (اضواء المصابیح : 725)

رقبہ بن مصقلہ رحمۃ اللہ علیہ (ثقہ تبع تابعی) نے فرمایا :

"رأيت رب العزة في المنام فقال : وعزتي لأكرمن مثوى سليمان التيمي"

(میں نے خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھا تو رب نے فرمایا : اور مجھے اپنی عزت کی قسم !میں سلیمان التیمی کو بہترین ٹھکانا عطا کروں گا ۔ (کتاب الثقات لابن حبان 4/301وسندہ صحیح "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ،اُمتیوں کے ایسے تمام خواب ظنی ہوتے ہیں ،جن سے حجت قائم نہیں ہوسکتی بطور مبشرات حق کی تائید میں سلف صالحین کے خواب پیش ہوسکتے ہیں ،بشرط یہ کہ ان کی سند صحیح یا حسن لذاتہ ہو۔ واللہ اعلم ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل-صفحہ61

محدث فتویٰ